

جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول اور اُس کے مُصنّف

(از مولانا قاضی اطہر حسّاب، مابکپوری، ایڈیٹر البلاغ، بمبئی)

پہلی صدی میں علم حدیث کا رواج روایت کے طور پر تھا، اور خاص خاص صحابہ اور تابعین کے پاس ان کی مرویات و احادیث کے گراں سے اور مجموعے تھے، حتیٰ کہ اس صدی کے خاتمہ پر ان کو مدقّن کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور دوسری صدی کے نصف تک احادیث پر مستقل تصانیف کا سلسلہ جاری ہو گیا، اس کے بعد مؤلفات، مسانید، معاجم، جوامع اور دیگر اصناف و اقسام پر احادیث جمع کی گئیں، احادیث کے سماع و روایت کے لئے عالم اسلام میں اسفار و رحلات کا عام ذوق پیدا ہوا، مگر اب تک اصول حدیث کے اصطلاحی نام سے کوئی خاص علم اور فن مدقّن نہیں ہوا تھا، بلکہ احادیث کی کتابوں میں متفرق طور سے اس فن سے متعلق باتیں پائی جاتی تھیں، بعد میں ان ہی اصولی باتوں کی روشنی میں محدثین نے اصول حدیث کا فن مرتب و مدقّن کیا، عام خیال ہے کہ اس موضوع پر سب سے پہلی مفصل مدقّن کتاب امام قاضی ابو محمد حسن بن عبد الرحمن بن خلّاد راہرزی متوفی ۳۸۴ھ کی کتاب ”المحدثات الفاضل بین الراوی والداعی“ ہے، جس میں ابن خلّاد راہرزی نے اس فن سے متعلق تمام باتوں کو ابواب و فصول کے تحت جمع کر دیا یہ کتاب ایک ہزار سال کے بعد

پہلی مرتبہ ۱۳۸۶ھ میں بیروت سے چھپ کر شائع ہوئی ہے۔

اس کے بعد دوسرے ائمہ حدیث نے اس فن میں مستقل کتابیں تصنیف کیں، جن میں امام ابو عبد اللہ حاکم نسیا پوری متوفی ۵۰۴ھ نے ”معرفۃ علوم الحدیث“ لکھا کہ اس فن کو وسعت دی، خطیب بغدادی متوفی ۵۰۶ھ نے ”الکفایۃ فی قوانین الروایۃ“ اور الجامع لأدب الشیخ والسماع کے علاوہ اصول حدیث کے موضوع پر متعدد کتابیں لکھیں، حتیٰ کہ حافظ ابوبکر بن لوطی نے کہا کہ انصاف کی بات یہ ہے کہ تمام محدثین خطیب بغدادی کی کتابوں کے ذمین ہفت ہیں، قاضی عیاض بن موسیٰ بھبھی اندلسی متوفی ۵۰۴ھ نے ”الإلماع فی ضبط الروایۃ وتقید السماع“ ابن خفص عمر بن عبد الحمید مدینا جی متوفی ۵۰۶ھ نے ”مالا یسع لمحدث جہلہ“ تصنیف کی، ان سب حضرات کے بعد حافظ ابو عمرو تقی الدین عثمان بن عبد الرحمن بن الصلاح شہروری متوفی ۵۴۲ھ نے اپنی کتاب ”علوم الحدیث“ لکھی جو مقدمہ ابن صلاح کے نام سے علمی حلقہ میں متعارف ہے، ابن صلاح نے اس کتاب میں قدماء کی ان تمام کتابوں کے مضامین کو سمیٹ لیا جو ان سے پہلے اصول حدیث پر لکھی گئی تھیں۔

خطیب کی الکفایۃ اور حاکم کی معرفۃ علوم الحدیث ہندوستان میں چھپ چکی ہیں، اور مقدمہ ابن الصلاح متعدد بار مصر اور ہندوستان میں بھی ہے، قاضی عیاض کی الإلماع حلب کے کتب خانہ ظاہریہ میں اور خطیب کی الجامع دارالکتب المعرفہ میں موجود ہے۔ ابن صلاح نے اپنی کتاب کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ مہذب و منسق اور مہذب و مفصل طریقہ پر لکھا جس کی وجہ سے قدماء کی کتابوں کے مقابلہ میں اس کے ساتھ علماء و محدثین نے خوب خوب اقبال کیا، اس کی شرحیں لکھیں، اس پر معارفہ اور استدراک کیا، کئی حضرات نے اسے منظوم بھی کیا، ان میں امام ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۷۰۶ھ کے مختصر و ملخص کو قبول تام حاصل ہوا، امام نووی نے مقدمہ ابن صلاح سے دو خلاصے تیار کئے، ایک کا نام ”الارشاد الی علوم الاسناد“ رکھا پھر ”الارشاد کا خلاصہ“ التقریب

اگست ۱۳۸۷ھ

۹۵

والتیس لمعرفۃ سغن البشیر والنذیر، کے نام سے کیا جو تقریب النووی کے نام سے مشہور ہے، علماء و محدثین نے اس کو بڑی اہمیت دی، امام زین الدین عبدالرحیم بن حسین عراقی متوفی ۷۸۷ھ امام سخاوی متوفی ۸۹۰ھ امام برہان الدین قباقری حلبی متوفی ۸۷۵ھ امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے اس کی شرحیں لکھیں، ان میں سیوطی کی ”تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی“ بہت مشہور و متداول کتاب ہے۔ اور بہت سے علماء و محدثین نے تقریب النووی کا اختصار کیا، ان میں شیخ بدر الدین محمد بن ابراہیم بن جاعہ کنانی متوفی ۸۷۷ھ کے اختصار کا نام ”المہل الراوی فی الحدیث النبوی“ ہے، اور ابوالفداء عماد الدین اسمعیل بن کثیر متوفی ۸۷۷ھ کی کتاب ”د الباعث الخفیث لمعرفۃ علوم الحدیث“ ہے اسی طرح شیخ علاء الدین ماردنی، شیخ بہار الدین اندلسی اور شیخ ابوالفیض محمد بن محمد بن علی فارسی المعروف بہ فصیح الہروی حنفی متوفی بعد رمضان ۸۷۷ھ نے تقریب نووی کا اختصار کیا، مؤخر الذکر کی کتاب کا نام ”جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول“ ہے یہاں اسی کتاب کا ذکر مقصود ہے۔

یہ کتاب تقریب النووی کا مختصر و ملخص ہونے کے باوجود اس میں اصول حدیث اور علم حدیث کی کئی کتابوں سے ڈلی گئی ہے، حاکم کی معرفۃ علوم الحدیث اور المدخل، خطیب کی الکفایہ و رد المحتار سے اخذ و اقتباس ہے۔ کہیں ان الزائد ان کی کتابوں کے ناموں کی تصریح کے ساتھ اور کہیں بغیر تصریح کے، اسی طرح ابن صلاح ذہبی، ابن جوزی، ماوردی، ابن خلاد، بیہقی، جوینی، بغوی، ابن ابی حاتم، ابن حبان، طبری، خطابی وغیرہ کی تصانیف بھی اس کا ماخذ ہیں، اس کے باوجود یہ کتاب تقریب النووی کا خلاصہ ہے اور اس کی اکثر عبارتیں اس سے ماخوذ ہیں، کہیں معمولی فرق ہے اور کہیں یہ بھی نہیں ہے، جو اہر الاصول اور تقریب میں مقابلہ کرنے کے بعد یہی بات واضح ہوتی ہے۔ مصنف نے اس کو صحت و ادا و صحت انداز میں لکھ کر نہایت مفید اور جامع کتاب بنا دیا ہے، عبارت، ترتیب،

جامعیت اور طرز بیان کے اعتبار سے بہت خوب ہے پوری کتاب ایک فاتحہ چار اقسام اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے،

فاتحہ میں سات لوازم ہیں اور ہر لایعہ میں اصول حدیث سے متعلق باتیں درج ہیں،
قسم اول متن حدیث اور اس کے انواع و اقسام کے بیان میں،

قسم ثانی سند کے بیان میں،

قسم ثالث حدیث کے نقل و تحمل اور اس سے متعلق انواع و اقسام کے بیان میں،

قسم رابع اسما و الرجال اور طبقات العلماء وغیرہ کے بیان میں،

خاتمہ محدث کے صدق و اتقان اور حدیث کی تحقیق وغیرہ کے بیان میں،

ان چند عنوانات کے ماتحت اصول حدیث کے جملہ مباحث کو مختلف ابواب و

فصول اور انواع و اقسام کے ذیل میں نہایت مستوعب انداز میں ذکر کیا گیا ہے، اور چونکہ مصنف ادیب و فصیح عالم ہیں اس لئے عبارت نہایت سہل، اطناب مُبَل اور ایجاز و تحمل

سے خالی، اور اختصار کے باوجود ہمہ معنائیں پر مکتوی و مشتمل ہے، اس کے باوجود یہ عجیب

بات ہے کہ کُپڑائی کتابوں میں کہیں اس کا نام تک نظر نہیں آتا سچی کچلی نے کشف العُظْم میں

اس کا تذکرہ نہیں کیا، اور نہ اس کے مصنف کا حال ملتا ہے۔ متاخرین میں حضرت شیخ اسماعیل

باشا بانی بغدادی نے اپنی کتابوں میں اس کتاب کا اور اس کے مصنف کا تذکرہ کیا ہے، وہ

بھی مختصر طور پر جو بسا غنیمت ہے، راقم کے کتب خانہ میں اس کا ایک قلمی نسخہ حضرت شاہ

دلی اللہ صاحب محدث دہلوی کے چند رسائل و دیگر کتب کے مجموعہ میں تھا جو حضرت مولانا

شاہ علوم علی صاحب دہلوی متوفی ۱۲۴۲ھ کے دست مبارک کا کھا ہوا ہے، اس کے

آخر میں جو اسر الاصول ہے جس کا آخری ورق غائب ہو چکا ہے، اس مجموعہ میں پہلی کتاب ”

فتح الخیر کلامی بدیع فی علم التفسیر“ ہے، اس کے خاتمہ پر یہ عبارت ہے۔ ”تمام شد بتاریخ

مہتمم رجب ۱۲۱۳ھ ہجری مقام شاہ جہاں آباد“ عروض و تقاضی میں ایک در سال ہے،

اگست ۱۳۸۷ھ

۹۷

اس کے خاتمہ پر یہ عبارت ہے ”والحمد للہ رب العالمین روز جمعہ ۱۲ شعبان ۱۲۱۲ھ ہجری
مقام شاہجہاں آباد بیدار صنعت العباد شیخ غلام علی عفی اللہ عنہ“ تراجم ابواب البخاری کے
آخر میں ہے ”ثم التعلیقات التي وجدنا قل المنقول عنه بخط الشيخ قدس سرہ علی النسختہ
الشریفة“ شرح نخبۃ الفکر کے آخر میں ہے ”تمام شد روز جمعہ تاریخ ۱۲ شعبان ۱۲۱۲ھ ہجری
مقام شاہجہاں آباد“ اس کے بعد آخر میں جواہر الاصول ہے جس کا
آخری ورق غائب ہے، میرے پاس اصول حدیث کی مطبوعہ کتابوں میں
سے الکفایہ خطیب بنداری، معرۃ علوم الحدیث حاکم، شرح نخبۃ الفکر ابن حجر
الباعث الحثیث ابن کثیرہ مقدمہ ابن صلاح، تدریب الراوی سیوطی،
مختصر الجرجانی، الرغف والتکمیل مولانا عبدالحی فرنگی علی، الاجوبۃ الفاضلۃ ایضاً
موجود ہیں اور میں ان سب سے استفادہ کرتا رہتا ہوں اس لئے مجھے
جواہر الاصول کی اہمیت و افادیت کا احساس زیادہ ہوا، اور میں نے سوچا
کہ اس کتاب کو مختصر تعلیق و تحشیہ کے ساتھ شائع کرنا چاہیے، مگر
مصنّف کے حالات نہ ملنے سے ایک گونہ تردد رہا اور بعض اہل علم
سے خط و کتابت کی، ان میں مولانا ابوالوفا صاحب افغانی صدر مجلۃ احیاء
المعارف الشعمانیہ حیدرآباد نے یہ جواب تحریر فرمایا۔

”جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول کا ایک نسخہ بالکل پیر کے
کتب خانہ میں بھی ہے، قلمی کتابت سنہ ۱۲۳۷ھ ورق میں ہے
ذیل کشف الظنون ج ۱ ص ۱۷۷ میں اس نام کی کتاب درج
ہے، لیکن صرف جواہر الاصول ہے، مصنف کا نام ابوالفیض
محمد بن علی بن علی الفارسی درج ہے، سنہ وفات ندارد، نہ
معلوم ابوالفیض فارسی کون ہیں، میں نے اب تک اس کتاب

کو دیکھا نہیں، نہ اس کی طباعت کا علم ہے، طباعت کی عجب دنیا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ کتاب طبع نہیں ہوئی، بیکایک کہیں سے پتہ چلتا ہے کہ انٹی سال تو سال قبل طبع ہوئی تھی، فرض کہ اگر قدیم زمانہ میں طبع ہوئی تو بھی اب اس کا نسخہ کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے، اگر کتاب عمدہ ہے تو ضرور طباعت کی کوشش کی جاتے، طبع ہونا آسان ہے، کیوں کہ کتاب مختصر ہے، پوری کتاب کا مطالعہ کیا جائے شاید اس سے مصنف کی کوئی نشانی مل سکے۔“

اور مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی نے تحریر فرمایا
 ”جواہر الاصول بہت نفیس کتاب ہے، حافظ تقی الدین ناری معاصر حافظ ابن حجر صاحب شفاء الغرام وغیرہ اس کے مصنف ہیں، اس کے متعدد نسخے میں نے دیکھے ہیں، ازاں جلد ایک نسخہ زندہ میں بھی ہے، ایک آدھ منتشر اوراق غالباً میرے پاس بھی ہیں، تلاش کروں گا۔“

اس کے بعد مجھے جامع مسجد بہتبی کے کتب خانہ میں اس کتاب کا ایک نسخہ ملا، جو مکمل تھا اور اس کے آخر میں یہ عبارت تھی ”قال الحجا مع الحجا فی دارکہ اللہ تعالیٰ بلطفہ الکافی ابو الفیض محمد بن محمد بن علی الفارسی اعاذہ اللہ تعالیٰ من القلب القاسی“ اتنی عبارت سے مولانا ابوالوفا صاحب افغانی کے مکتوب کی تائید ہوئی مگر مصنف کے حالات اب بھی پردہ خفا میں رہے، اس لئے ”صدق جدید“ میں اہل علم سے گزارش کی کہ ابو الفیض محمد بن محمد بن علی الفارسی کے حالات

اگست ۱۴۲۷ھ

۹۹

بہم پہونچائیں، اس کے نتیجے میں صرف محترم جناب پروفیسر عبدالمنان بیدل صاحب نے بیٹہ سے خط لکھا جس میں بالکی پور والے نسخہ کی نشان دہی فرمائی۔

اس درمیان میں میں نے جواہر الاصول کے دونوں نسخوں (اپنے اور جامع مسجد بمبئی والے) کا مقابلہ کر کے مناسب تعلیق کی، اور شریعت الکتبی وادارہ بمبئی نے اسے طبع کرنے کی تیاری بلکہ طباعت شروع کر دی اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے تیسری بار حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور حرمین شریفین کے کتب خانوں میں اس کے مزید نسخوں اور مصنف کے حالات کی تلاش رہی، ۲۱ رمضان سے ۱۲ شوال تک مدینہ منورہ کے دوران قیام میں مکتبہ علمیہ میں فہرست معہد المخطوطات للذول العربیہ قاہرہ، الاعلام زرکلی، اور معجم المؤلفین عمر مرصنا کمالہ وغیرہ کو دیکھا مگر جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول اور اس کے مصنف کا تذکرہ کسی کتاب میں نظر نہیں آیا، واپسی پر مکتبہ الحرم المکی الشریفین میں باللائزام استفادہ کا سلسلہ جاری رہا، جہاں الحمد للہ کہ ۲۳ ذوقعدہ کو دونوں باتوں میں کامیابی ہوئی، جواہر الاصول کا ایک مخطوطہ بھی ملا اور مصنف کا حال بھی، مگر اس مخطوطہ پر بحیثیت مصنف کے کمرہ کے مشہور عالم الشیخ المرحوم ابو الفیض عبدالستار بن عبد الوہاب الدلبوی المولود بکفہ سنہ ۱۲۸۶ و المتوفی بہ ۱۲۵۵ھ کا قبضہ تھا، یہ ۱۰ رجب ۱۳۲۲ھ کا مکتوبہ ہے اور کتب مصطلح الحدیث میں اس کا نمبر ۲۷ ہے اور سرورق پر اس کا نام یوں درج ہے ”هذا کتاب جواہر الاصول الی اصطلاح علم حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم“

اس کے نیچے یہ عبارت ہے ”جمع العبد الفقير ذوالعجز والتقصير
 الراجی لطفه الوفی ابو الفیض عبد الستار الصدیقی الحنفی
 بن الشیخ عبد الوہاب بن خدا یار و معناه جیب اللہ
 بن الشہاب احمد یار بن تاج الدین حسین یار بن
 علاء الدین علی بن الجمال محمد بن البرہان ابراہیم
 ابن الشمس بن محمد بن العصام عبد الملک بن نور الدین
 علی بن امام الدین علی الاول بن مبارک شاہ البکری الخ
 کتاب کے مقدمہ میں بھی بسم اللہ اور حمد و صلوٰۃ کے بعد
 فیقول العبد المذنب الفقير ذوالعجز والتقصير الراجی من
 ربه لطفه الوفی ابو الفیض عبد الستار الخ مذکورہ بالا پورا سلسلہ
 نسب درج کرنے کے بعد لکھا ہے، ”هذه فصول فی اصول الحدیث
 یقتصر الیہ کل من تصدی للروایۃ والتحدیث موسومة
 بجواهر الاصول الی اصطلاح حدیث الرسول الخ الغرض
 اندر باہر ... ہر جگہ اس کتاب پر اصل مصنف کے بجائے دوسرے
 کی چھاپ پڑی ہوتی ہے، حالانکہ پوری کتاب حرف بہ حرف ابوالفیض
 محمد بن محمد بن علی فارسی کی ہے، چنانچہ مکتبہ الحرم المکی الشریف کے
 مرحوم ناظر شیخ معلی یانی نے اس کے سرورق پر لکھ دیا ہے،
 ”هذا الكتاب لیس من مؤلفات الشیخ عبد الستار
 بل هو من مؤلفات ابی الفیض محمد بن محمد بن علی
 الفارسی المدعو بفصیح الادیب الحنفی فقده فی ذیل
 کشف الظنون و ترجم له فی ہدیۃ العارفین وقال:

اگست ۱۹۸۷ء

۱۰۱

كان حيا مكتبة هكها ذكره السيد صديق حسن خان في
آخر كتاب العلم الحقائق في علم الاشتقاق ناسبا الى الفارسي
هذا وانه من جملة الكتب التي اشتراها ودخلت في
مكتبة، شيخنا الشيخ عبد الستار كيف اجاز لنفسه
هذا في حين ان لديه نسخة اخرى منسوية الى مولفها
في آخرها فتحاه وكتب اسمه بدلـه“

مکتبہ الحرم الہکی کے اس نسخہ اور اس کے مندرجات سے کئی باتیں
معلوم ہوتی ہیں جن میں سب سے اہم بات مصنف کے تذکرہ کی نشان دہی
ہے، ذیل کشف الطنون کا نام ایضاً المکنون فی الذیل علی کشف^{الطنون}
ہے، یہ اور ہدیۃ العارفین اسماء المؤلفین و آثار المصنفین دونوں کتابیں
شیخ اسمیل باشا بن محمد امین بن میر سلیم البابی اصلًا، والبغدادی مولدًا
و مسکن کی تصنیف ہیں اور دونوں ہی پہلے استانبول میں پھر فوٹو کے ذریعہ
مہران میں چھپی ہیں، اور مکتبہ الحرم میں موجود ہیں،

صرف ان ہی دونوں کتابوں میں جواہر الاصول اور اس کے مصنف
کے بارے میں مختصر طور سے معلومات حاصل ہوتی ہیں جو بسا غنیمت ہیں،
اس سے کتاب کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی اور اب یہ جہول^{المصنف}
نہیں رہی، ایضاً المکنون میں صرف اتنا ہے

جواہر الاصول لابن الفیض جواہر الاصول ابو الفیض محمد بن محمد
محمد بن محمد بن علی الفارسی بن علی فارسی متوفی ۷۷۰ھ
المتوفی (ج ۱ صفحہ ۳۷۷) کی کتاب ہے۔

اس عبارت سے مصنف کا وہی نام و نسب معلوم ہوتا ہے جسے

انہوں نے خود جواہر الاصول کے آخر میں تال المجامع الجبانی الخ سے بیان کیا ہے العتبہ شیخ اسماعیل باشا بابانی بغدادی نے ہدیۃ العارفین میں ان کا تذکرہ نسبت تفصیل سے کیا ہے، ملاحظہ ہو،

رفصیح المہر وی (ابوالفیض) فصیح ہروی کا نام ابوالفیض محمد بن محمد بن محمد بن علی الفارسی، نزہۃ المذہب، نفصیح الادیب الحنفی، کان حیاً فی رمضان سنۃ سبع و ثلاثین و ثمان مائۃ ۸۳۷ھ، لہ من الکتب احصاء الاخلاق، الجوامع العتاة والزمام الغلابة وأن الحسنة یذهب بن السیدئات، حقائق التوحید، رسالۃ فارسیۃ، فضل الکلم الطیب فی استنزل مطر الفضل الصیب فی کلمۃ التوحید، منہاج الیقین، امور النظیم فی حاشیۃ لبسم اللہ الرحمن الرحیم (ج ۲ ص ۱۹۰، ط استانبول)

فصیح ہروی کا نام ابوالفیض محمد بن محمد بن علی فارسی ہے، وہ ہرات میں آکر آباد ہو گئے تھے فصیح کے لقب سے مشہور ہیں، ادیب تھے اور حنفی مسلک کے عالم تھے، رمضان ۸۳۷ھ تک ان کے زندہ رہنے کا پتہ چلتا ہے، ان کی تصانیف یہ ہیں۔ (۱) احصار الاخلاق۔ (۲) الجوامع العتاة (۳) حقائق التوحید فارسی زبان میں (۴) فضل الکلم الطیب توحید کے بیان میں۔ (۵) منہاج الیقین (۶) امور النظیم حاشیہ بسم اللہ الخ

اس مختصر اور مجمل تذکرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ ابوالفیض محمد بن محمد، فارس کے کسی

اگست ۱۹۷۷ء

۱۰۳

مقام کے رہنے والے تھے مگر انھوں نے ہرات کو مستقل وطن بنالیا تھا، وہ اپنے زمانہ کے مشہور ادیب اور فصیح و بلیغ عالم تھے حتیٰ کہ فصیح ہردی کے نقب سے مشہور ہیں، نویں صدی ہجری کی چوتھی دہائی تک موجود تھے، اس کے بعد ان کا انتقال ہوا، وہ حنفی مسلک کے علما میں سے تھے، عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں ان کی تصانیف ہیں، وہ زہد و طریقت کے ذوق سے آشنا تھے، یعنی ان کا شمار اپنے دور کے مشائخ علماء میں ہوتا تھا، جو اہل اصول اور امیر النظم کے علاوہ ان کی کتابوں کے ناموں سے ایسا ہی اندازہ ہوتا ہے،

جیسا کہ معلوم ہوا، اس کے قلمی نسخے کیا اب ہیں مگر نایاب نہیں، اور ہندوستان میں اس کے کئی نسخے مختلف مقامات میں موجود ہیں، ضرورت تھی کہ اس کی اشاعت اور تعلق و مقابلہ کے وقت ان سے مدد لی جاتی، مگر شخصی اور ذوقی خدمت میں اس کا موقع دل سکا، اور میں نے اپنے اور جامع مسجد نبویؐ کے نسخوں کو سامنے رکھ کر تصحیح و مقابلہ کر لیا، اختلاف نسخہ کے نقل کرنے میں کتابت کی کھلی کوتاہی نہ تھی قلم کو نقل کر کے خواہ مخواہ تطویل نہیں کی، البتہ جن عبارتوں سے معافی و مطالب میں اختلاف ظاہر ہوتا ہے ان کو نقل کر دیا ہے، تصحیح کے سلسلہ میں مقدمہ ابن صلاح اور تدریب الزدی سے خاص طور سے مدد لی ہے، اور کتاب کے مضامین و محتویات کی توضیح و تشریح کے لئے کفایہ، معرقہ علوم الحدیث، شرح نخبۃ الفکر کی طرف رجوع کیا ہے اور اصول حدیث کی ان پانچ کتابوں سے اخذ و اقتباس کر کے جو اہل اصول کی توضیح و تشریح اور تعلق و تصحیح کی ہے، اور کوشش کی ہے کہ حواشی زیادہ طویل نہ ہوں کیوں کہ ایسی صورت میں افادیت کے باوجود نفس کتاب کی اشاعت میں کاوش ہو سکتی تھی، اسی خیال سے مختصر نگینہ کو مختصر کر کے دوبارہ نقل کیا، الحمد للہ کہ یہ کتاب چھپ چکی ہے، اثنائے طباعت میں سفرِ حجاز کی وجہ سے بعضی اغلاط کے علاوہ مقدمہ ابتداء کے بجائے آخر میں چھپ گیا، ایسی پر تباد میں مختصر مقدمہ لکھ کر اس میں مصنف کے حالات درج کئے اصل کتاب مع تعلیقات ۱۴۵ صفحات ہیں آئی ہے، اس کے بعد صفحات ۱۴۷ مقدمہ ہے، جو اثنائے الطبع بن گیا ہے، پھر ۱۴۸ صفحات ہیں ۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-